احمدی نظریہ ءگرہن میں غلطیاں

ڈاکٹر ڈیوڈ میکنوٹن

انٹرنیٹ پر انگریزی مضمون کا خلاصہ اس لنک سے دستیاب ہے: http://www.dlmcn.com/qadsum.html#beg

جبکہ انگریزی میں مکمل مضمون اس لکن سے دستیاب ہے: http://dlmcn.com/qadfl.html#beg

رمضان 1311 ہجری (مارچ/اپریل 1894) کے مہینے میں سورج اور چاند گرہن دونوں رونما ہوئے۔ احمدی فرقہ ان واقعات کو بُہت اہمیت کا حامل سمجھتا ہے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ واقعات اُن کے قائد مرزا غلام احمد کے لیئے غیر معمولی اور خصوصی شگون کا باعث تھے۔ یہ اُن کے اس دعوے کی بنیاد پر مبنی ہے کہ چاند گرہن اسلامی مہینے کے ابتدائی ترین حصے میں جسے وُہ 13 تاریخ بتاتے ہیں رونما ہوا۔ اُن کے لیئے یہ مزید اہمیت کا حامل اس لیئے تھا کہ (اُن کے عقیدے کے مطابق) اس کے بعد رونما ہونے والا سورج گرہن اُسی ماہ 28 رمضان کو واقع ہوا، جسے وُہ اس کے واقع ہونے کی معمول کی تاریخوں میں سے ایک 'درمیانی' تاریخ سمجھتے ہیں۔

27 تاریخ کو گرہن لگنے کے بارے میں سوالیہ نشانات

احمدی فرقے کے مطابق سورج گرہن کا ہجری مہینے کی 27، یا 28، یا پھر 29 تاریخوں کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک سرسری نظر میں ہی 27 تاریخ مشکوک نظر آتی ہے کیونکہ اس کے اگلے دن چاند کی رویت پر ہجری مہینہ صرف 28 دن میں مکمل ہو جائے گا جو کہ غلط ہے۔ یاد رہے کہ اگر سورج گرہن کے دوران نئے چاند کی 'پیدائش' ہوئی ہو تو اُس سے اگلے دن سورج غروب ہونے کے بعد اُس کی عمر 24 گھنٹے سے زیادہ ہو جائے گی اور یہ دُنیا میں کسی نہ کسی مقام پر یقینی طور پر نظر آئے گا۔

یہ بات تسلیم شُدہ ہے کہ اگر لوگ زمین کے کسی مخصوص مقام سے چاند کی رویت پر مبنی اسلامی کیلنڈر کی پیروی کر رہے ہوں تو کبھی کبھار 30 گھنٹے کا چاند بھی نظر نہیں آئے گا اور خاص طور پر جب کہ وُہ سورج سے خاصا ہٹ کر بائیں یا دائیں جانب واقع ہو (ایسے میں چاند کی کامیاب رویت عام طور پر کرہ ارض کے دوسرے نصف میں رونما ہو گی)۔

تاہم، اگر ہم 27 تاریخ کو سورج گرہن واقع ہونے والے ہجری مہینے کا بغور مشاہدہ کریں تو ہمیں ایک اور بڑے مسلے کا سامنا ہو گا۔ ان واقعات سے متعلقہ درمیانی وقفوں کا باخوبی جائزہ لینے سے (نیچے دیا ہوا "ضمیمہ" ملاحظہ کیجیے) یہ ظاہر ہو گا کہ یہ تب ہی ممکن ہو گا جب چاند کی رویت اس کی 'پیدائش' سے ڈیڑھ دن بعد بھی رونما نہ ہو۔ اور یہ اُن حالات میں عین ممکن ہے جہاں چاند غروب ہونے والے سورج سے خاصا ہٹ کر بائیں یا دائیں جانب واقع ہو لیکن صرف اُس صورت میں جب ساتھ ہی نچلے درجے کی فضا شفاف نہ ہو۔

رمضان 1311 ہجری کے آغاز میں تاخیر

8 مارچ 1894 کو قادیان (نزد لاہور) میں نئے چاند کی رویت نہ ہوئی اس لیئے رمضان کے آغاز کو 9 مارچ تک ملتوی کر دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ احمدی فرقے کی اسلامی تاریخ سے مطابقت کے ساتھ اُس ماہ میں مکمل چاند اور چاند گرہن (21 مارچ) کی تاریخ 14 رمضان کی بجائے 13 رمضان ٹھہری۔

8 مارچ 1894 کی شام کو قادیان میں چاند سورج سے 10 ڈگری اوپر تھا۔ یہ بات قابل تسلیم ہے کہ گرد آلود اُفق پر ایسی صورت میں چاند کا نظر آنا ممکن نہیں ہوتا۔ تاہم قادیان کے شمال یا مشرق کے بالائی علاقوں میں، جہاں فضا ہمیشہ خشک، ہلکی اور قدرے کم گرد آلود ہوتی ہے، چاند کی رویت غالباً ممکن تھی۔

28 دن کے مہینے سے متعلقہ مسائل

قادیان میں رمضان کا آغاز 8 مارچ 1311 ہجری کو کیا جانا زیادہ درست ہوتا۔ مقامی مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں چاند نظر نہ آئے تو عام طور پر اصول یہ ہے کہ ساتھ والے علاقوں سے خبر لی جاتی ہے اور اگر وہاں چاند نظر آنے کی اطلاع ہو جائے تو مہینے کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُسی مہینے کے آخر میں مطلع بالکل شفاف ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے چاند 'پیدائش' سے 16 سے 20 گھنٹے کے بعد نظر آ سکتا ہے۔ اور اگر مہینے کا پہلا دن 'ضائع' ہو جائے تو یہ عین ممکن ہے کہ یہ مہینہ صرف 28 دن بعد ختم کرنا پڑے۔ قدرتی طور پر لگاتار دو (بلکہ تین) مہینے 29 دن کے ہو سکتے ہیں؛ ان حالات میں اگر مقامی موسم کی خرابی کی وجہ سے مہینے کا آغاز ایک دن تاخیر کے ساتھ ہو تو (ظاہری طور پر غلطی سے) 28 دن کا مہینہ واقع ہو سکتا ہے۔

ذوالحجہ 1411 (13 جون سے 12 جولائی 1991) 25 ڈگری جنوب، 65 ڈگری مشرق، اس مسئلے کی ایک خصوصی مثال ہے جس کے بارے میں بحث انٹرنیٹ کے اس لنک پر موجود ہے http://dlmcn.com/qadfl.html#beg

چاند گرہن کا مہینے کی 12 تاریخ کو رونما ہونا

اسلامی کیلنڈر کی تشکیل کے قواعد مختلف ملکوں اور آبادیوں میں مختلف ہیں؛ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا نظام "درست" ہے اور کونسا "غلط"۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اس سلسلے میں تسلسل ہو، تاکہ سال بھر کے لیئے ہمیشہ ایک ہی اصول کو اپنایا جائے (وگرنہ کبھی کبھار 28 اور 31 دن کے مہینے بھی واقع ہوں گے)۔

اگر احمدی فرقہ اس سلسلے میں اپنے فیصلوں کی بنیاد کو کسی ایک ہی مقام (جیسا کہ قادیان، جہاں فضا میں آلودگی چاند کی رویت میں رکاوٹ بن سکتی ہے) سے کیئے گئے مشاہدوں پر تشکیل دینا چاہتا ہے تو پھر کبھی کبھار چاند گرہن کا اسلامی مہینے کی 12 تاریخ کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ؛

(الف) مہینے کا آغاز کبھی کبھار چاند کی پیدائش سے اڑھائی دن بعد ہو سکتا ہے (اگر ڈیڑھ دن بعد چاند نظر نہ آئے تو، جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا)، اور
(ب) کیونکہ نئے چاند اور مکمل چاند کے درمیان وقفہ 14 دن سے کم ہونا ممکن ہے۔

یہاں اسلامی مہینے کا تاخیر سے آغاز اور اس کے نتیجے میں گرہن کا بارہویں دن واقع ہونے کی دو مثالیں دی جاتی ہیں:

8 فروری 2008 کو 42 ڈگری جنوب، 50 ڈگری مشرق کے مقام پر نچلے اُفق پر گہری آلودگی کی صورت میں چاند نظر آنا ناممکن ہوتا۔ اس مقام (سطح سمندر) سے مقامی رویت پر مہینے کا آغاز 9 فروری کی شام سے پہلے ممکن نہ ہوتا۔ تو پھر اس طرح آگے چل کر اُس ماہ 21 فروری 2008 کو واقع ہونے والا چاند گرہن (صبح سے پہلے) اسلامی مہینے کی 12 تاریخ کو نظر آ جاتا۔

فضا کی آلودگی کی وجہ سے احمدی رمضان کا چاند بھی 8 مارچ 1894 کو 40 ڈگری جنوب، 120 ڈگری مغرب کے مقام پر نظر نہ آیا ہوگا۔ اگر اسی مقام سے مشاہدے کی بنا پر نئے مہینے کا تعین کیا گیا ہو تو نئے مہینے کا آغاز 9 فروری کی شام سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ تاہم بحرالکاہل کے جنوب مشرق میں 21 مارچ کو واقع ہونے والے چاند گرہن کا قبل از صبح مشاہدہ ممکن تھا جب کہ اس علاقے میں اسلامی تاریخ 12 رمضان تھی۔ (اگر ہم اپنا محل وقوع خط استوا یعنی ایکویٹر سے تھوڑا ہٹ کر تبدیل کریں، مثال کے طور پر 45 ڈگری جنوب، 120 ڈگری مغرب تو مہینے کے آغاز کو 9 فروری کی شام تک ملتوی کرنے کے لیئے فضا میں آلودگی کی کمی ضروری ہوگی)۔

ماضی میں ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں جب چاند گرہن فضا میں آلودگی کی وجہ سے روپوش رہا جب کہ چاند اور سورج کے زاویوں کی نوعیت ویسی ہی تھی جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ (ایسے واقعات کے بارے میں امریکہ کے بریڈلے شیفر اور ملائیشیا کے محمد الیاس مضامین تحریر کر چکے ہیں)

نتیجہ:

ایسے موسمی حالات جن کی وجہ سے چاند گرہن کا 12 تاریخ کو مشاہدہ ہوا اُن حالات سے مختلف نہیں ہیں جن کی وجہ سے سورج گرہن اسلامی مہینے کی 27 تاریخ کو واقع ہو۔ یعنی آلودگی جو اتنی گہری ہو کہ ڈیڑھ دن کے چاند کو چھپا لے

اس لیئے احمدی فرقہ یا تو یہ تسلیم کریں کہ چاند گرہن کا اسلامی مہینے کی 12 تاریخ اور 27 تاریخ کو رونما ہونا ممکن ہے، یا پھر یہ کہ چاند گرہن کا اسلامی مہینے کی ان دونوں تاریخوں کو رونما ہونا ناممکن ہے۔ وُہ ان دونوں میں سے جسے بھی تسلیم کریں اُن کو اس سلسلے میں اپنے نظریہ کو تبدیل کرنا ہوگا۔

ضمیمہ

اسلامی مہینے کی 27 تاریخ کو چاند گرہن واقع ہونے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ مہینے کا آغاز چاند کی عمر کو ڈھائی دن تک پہنچنے سے پہلے نہ کیا جائے۔ اسے ثابت کرنا آسان ہے۔

فرض کیجئے کہ (زیرِ غور مقام سے) کہ مہینے کی 27 ویں تاریخ کے آخری حصے میں گرہن کا مشاہدہ کیا گیا، یعنی مثال کے طور پر 26.95 دن بعد (جو کہ ہمیشہ شام کو ہوتا ہے) چاند کی گردش کی اوسط 29.5 دن سے ذرا زیادہ ہے اور ہم اس مثال کے لیئے اسی ہندسے کو استعمال کرتے ہیں۔ [حقیقت میں اس سے بڑے ہندسے کا استعمال زیادہ بہتر ہوگا، یقینی طور پر اس سے زیادہ کم نہیں ہوسکتا، ذیل میں دیکھیئے **] 29.5 دن کا یہ وقفہ دو نئے چاندوں کی پیدائش کا درمیانی وقفہ ہے جس کی بنا پر نئے مہینے کا آغاز ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ نئے چاند کی 'پیدائش' ہمیشہ سورج گرہن کے دوران ہوتی ہے۔

پہلے ہندسے (26.95) کو اس دوسرے ہندسے (29.5) سے نکالنے کے بعد 2.55 دن بچتے ہیں۔
یعنی اس مخصوص اسلامی مہینے کا آغاز نئے چاند کی 'پیدائش' سے 2.55 دن بعد ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس مہینے کے آغاز سے ایک دن پہلے والی شام کو چاند نظر نہیں آیا ہوگا کیونکہ چاند 'پیدائش' کے 1.55 دن بھی اس کی رویت نہیں ہوئی۔

** چاند کی گردش کے سلسلے میں کی گئی تحقیق سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ چاند کا اپنے گردشی مدار کو معمول سے پہلے طے کر لینے (جو 29.27 دن بھی ہوسکتا ہے) کا 27 ویں دن کو گرہن لگنے کے عمل سے کوئی تعلق ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کی اس غیر معمولی تیز رفتاری کی وجہ سے چاند کو ڈیڑھ دن کے بعد زیادہ آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔